باب سوُم

# مسئلہ ولادتِ اِمام مہدی علیہ السلام

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

ولادتِ امام مہدی علیہ السلام کا موضوع اگرچہ براہِ راست ختمِ نبوت سے متعلق نہیں، مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوئِ نبوت سے پہلے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا اور بعض دیگر گمراہانِ اُمت کی طرف سے بھی اس قسم کے دعوے کیے گئے اور آئے روز ہوتے رہتے ہیں، اِس لیے ہم نے ضروری خیال کیا کہ اس عقیدہ کو احادیث کی روشنی میں بیان کر دیا جائے تاکہ مرزا صاحب کے دعویٰ مہدیّت کا ردّ بھی ہو اور آئندہ مدعیان مہدیّت کا علمی سطح پر سد باب بھی ہو سکے۔

ہر زمانے کا ایک مخصوص امام ہے اور کوئی دور ایسا نہیں جس میں اُمتِ مسلمہ کا کوئی امام نہ ہو۔ امام کی اہمیت کے باب میں کوئی کلام نہیں جیسا کہ قرآنِ حکیم میں واضح طور پر ارشاد ہوا ہے:

**يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍم بِإِمَامِهِمْ.** (۱)

’’وہ دن (یاد کریں) جب ہم لوگوں کے ہر طبقے کو اُن کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔‘‘

امام کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک معروف حدیث ہے:

**عن معاوية قال: قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم: من مات وليس له إمام مات ميتة جاهلية.** (۲)

---

(۱) بنی اسرائیل، ۱۷: ۷۱

(۲) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۰: ۴۳۴، رقم: ۴۵۷۳

۲۔ طبراني، المعجم الأوسط، ۶: ۷۰، رقم: ۵۸۲۰

”حضرت معاویہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر کسی امام (کی معرفت) کے اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔“

اس سلسلہ کے پہلے امام حضرت علی کرّم اللہ وجہٗ فاتح باب ولایت ہیں یعنی ولایت کا سلسلہ ان کی ذاتِ گرامی سے شروع ہوا اور حضرت مہدی علیہ السلام آخری امام ہوں گے یعنی ان پر امامت ختم ہو جائے گی۔

## ظہورِ امام مہدی علیہ السلام قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے ہے

انعقادِ قیامت جو کہ اس دنیائے فانی کے خاتمے اور انسانی اعمال کے محاسبے کا نام ہے امرِ حق ہے اور اس پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ قیامت کا قائم ہونا تو برحق ہے لیکن یہ قائم کب ہوگی؟ اس بات کو اللہ رب العزت نے اپنے اور اپنے نبی آخر الزماں ﷺ کے درمیان راز رکھا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس کی چند نشانیاں بھی مقرر فرما دیں تاکہ ان کو دیکھ کر اہلِ ایمان یہ جان لیں کہ اب انعقادِ قیامت کا وقت قریب ہے۔ اللہ رب العزت نے قیامت کی نشانیوں کا ذکر قرآن مجید کی اِس آیتِ مبارکہ میں یوں فرمایا ہے:

**فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ○**[1]

”تو اب یہ (منکر) لوگ صرف قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ پہنچے؟ سو واقعی اس کی نشانیاں (قریب) آ پہنچی ہیں، پھر انہیں ان کی نصیحت کہاں (مفید) ہوگی جب (خود) قیامت (ہی) آ پہنچے گی○“

قیامت کی وہ علامات جن کا ظہور قیامت کے انتہائی قریبی زمانے میں ہو گا اور

(۱) محمد، ۴۷: ۱۸

جن کے ظہور کے بعد قیامت یک لخت واقع ہو جائے گی ان علامات کو قیامت کی علاماتِ کبریٰ کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ قیامت کے انتہائی قریبی زمانہ میں واقع ہوں گی اور ان کا ظہور پے در پے ہوگا۔ اُن کے ظہور کی یہ نشانی ہوگی کہ یہ ایک دوسرے کے ساتھ باہم منسلک ہوکر ظہور پذیر ہوں گی۔ اُن کے بارے میں کوئی واضح رہنمائی تو نہیں ملتی کہ یہ کب ظہور پذیر ہوں گی لیکن احادیثِ مبارکہ میں اُن کے زمانۂ ظہور کا اشارہ ضرور دیا گیا ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی علاماتِ کبریٰ کے زمانۂ ظہور کا ذکر اپنے ایک فرمان مبارکہ میں یوں کیا ہے:

**عن أبي قتادة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم الآيات بعد المائتين.** (۱)

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی نشانیاں (کسی بھی ہزارویں سال کی) دوسری صدی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوں گی۔‘‘

اِس کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ جن کی تعداد دس ہے جب بھی ظاہر ہونا شروع ہوں گی وہ وقت کسی بھی ہزارویں سال کے شروع ہونے کے بعد پہلی دو صدیوں کے اختتام پر آئے گا۔ یعنی ہزارواں سال کوئی بھی ہوسکتا ہے خواہ وہ کئی ہزار برس کے بعد آئے یا لاکھوں برس کے بعد، اس امر کا تعین نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اب سن ہجری کا دوسرا ہزارواں برس شروع ہے مثلاً اس وقت ۱۴۲۹ سن ہجری ہے۔ گویا سن ہجری کو شروع ہوئے پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے، اس پر مزید چار صدیاں بھی بیت چکی ہیں اور ۲۸ سال اگلی صدی کے بھی گزر چکے ہیں، اب پندرہویں صدی ہجری جاری ہے۔ ’’بعد المائتین‘‘ کا معنی یہ ہوا کہ جس طرح پہلا ہزارواں سال ختم ہو چکا ہے اور اس کی پانچویں

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب الآیات، ۲: ۱۳۴۸، رقم: ۴۰۵۷
۲۔ حاکم، المستدرك علی الصحیحین، ۴: ۴۷۵، رقم: ۸۳۱۹
۳۔ دیلمي، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۱۲۵، رقم: ۴۴۳

صدی جاری ہے۔ اسی طرح قیامت کی علامات کبریٰ کے ظہور کا زمانہ جب بھی شروع ہو گا اس کی ترتیب زمانی اور وقوع کی صورت یوں ہوگی کہ کسی زمانہ میں حسبِ سابق نیا ہزارواں سال شروع ہو کر اس کی پہلی دو صدیاں ختم ہو چکی ہوں گی اور اس ہزارویں برس کی تیسری صدی کی ابتداء ہو گی جب ظہورِ علامات کا آغاز ہو گا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت امام مہدی علیہ السلام کی آمد ہے، حضرت امام مہدی علیہ السلام اُمتِ محمدی کے آخری مجدد ہوں گے بلکہ وہ مجددِ اعظم ہوں گے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں تجدیدِ دین کے لیے مجدد ہر صدی کے شروع میں آئے گا۔ مجدد کی پیدائش پچھلی صدی کے نصف آخر یا آخری تہائی میں ہوتی ہے اور نئی صدی کے آغاز پر وہ اپنا کام شروع کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔ اس لیے امام مہدی علیہ السلام اُس ہزارویں سال کی دوسری صدی کے دورِ اواخر میں پیدا ہو چکے ہوں گے اور جوں ہی تیسری صدی (بعد المائتین) کا زمانہ شروع ہو گا تو آپ کا ظہور اور اعلان ہو جائے گا۔ یہ قیامت کی علاماتِ کبریٰ میں سے پہلی علامت ہوگی۔

## ظہورِ امام مہدی علیہ السلام اُمت کا اجماعی عقیدہ ہے

اُمتِ مسلمہ کے اجماعی اور متفق علیہ عقائد میں سے ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اخیر زمانہ میں حق ہے اس لیے اس پر اعتقاد رکھنا ضروری ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور احادیثِ صحیحہ متواترہ اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اگرچہ ان کے ظہور کے حوالے سے بعض تفصیلات اخبارِ احاد سے ثابت ہیں۔ عہدِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کو شرق و غرب کے ہر طبقۂ فکر کے علماء و محققین، ہر قرن اور ہر زمانہ میں نقل کرتے چلے آئے ہیں جن میں ان تمام احادیث اور آثارِ صحابہ کو جمع کیا گیا ہے۔

آمدِ مہدی علیہ السلام کے حوالے سے کثیر تعداد میں ائمہ حدیث نے اس موضوع پر روایت کی جانے والی احادیث کو متواتر کہا ہے۔ واضح رہے کہ متواتر احادیث کو ماننا واجب

کا درجہ رکھتا ہے اور ان پر ایمان نہ رکھنا گمراہی کی دلیل ہے۔ ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے باب میں مروی احادیث کو بیان کرنے والے ائمہ میں امام قرطبی، امام ابن قیم جوزی، امام ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی، امام جلال الدین سیوطی، امام ابن حجر مکی، ملا علی قاری، امام زرقانی، امام قسطلانی اور امام برزنجی رحمھم اللہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں جن ائمہ نے ان حدیث متواترہ سے استنباط کیا ہے ان میں امام سفیان ثوری، امام ابن حبان، امام بیہقی، امام ابو القاسم السہیلی، امام ابو عبداللہ القرطبی، امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم جوزی، امام ابن کثیر، امام جلال الدین سیوطی، امام بن حجر مکی رحمھم اللہ شامل ہیں۔

اس سے یہ بات اظہر من الشّمس ہو جاتی ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ خالصتاً اسلامی عقیدہ ہے۔

## ظہورِ امام مہدی علیہ السلام پر ائمہ حدیث کی تصانیف

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدہ سے متعلق بہت سے ثقہ آئمہ حدیث نے اپنی تصانیف میں احادیث کی تخریج کی ہے۔ ذیل میں ایسی چند منتخب کتب کی فہرست عام استفادہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔ اس سے اس امر کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آئمہ و محدثین و علمائے ملت کے نزدیک اس عقیدہ کی کتنی اہمیت ہے؟ ترتیبِ زمانی کے ساتھ فہرست کتب ملاحظہ ہو:

۱۔ عبد الرزاق بن ہمام (م ۲۱۱)، المصنف

۲۔ ابن ماجہ (م ۲۷۳)، السنن

۳۔ ابو داود (م ۲۷۵)، السنن

۴۔ ابو عیسیٰ ترمذی (م ۲۹۷)، السنن

۵۔ مقدسی (م ۳۵۵)، البدء والتاریخ

٦۔ طبرانی (م ٣٨٨)، المعجم الكبير

۷۔ ابوسلیمان الخطابی (م ٣٨٨)، معالم السنن

۸۔ بغوی (م ٥١٠)، مصابيح السنة

۹۔ ابن اثیر جزري (م ٦٠٦)، جامع الأصول

۱۰۔ محی الدین ابن عربی (م ٦٣٨)، الفتوحات المكية

۱۱۔ ابن طلحہ شافعی (م٦٥٢)، مطالب السؤل

۱۲۔ ابن جوزی (٦٥۴)، تذكرة خواص الأمة

۱۳۔ عبد الحمید بن ابی الحدید (م ٦٥٥)، شرح نهج البلاغة

۱۴۔ منذری (م ٦٥٦)، مختصر سنن أبی داود

۱۵۔ محمد بن ابی بکر قرطبی (م ٦٧١)، التذكرة

۱٦۔ ابن خلکان (م ٦٨٩)، وفيات الأعيان

۱۷۔ محبّ الدین طبری (م٦٩۴)، ذخائر العقبى

۱۸۔ حموئی خراسانی (م٧٣٢)، فرائد السمطين

۱۹۔ خطیب تبریزی (م ٧٣٧)، مشكاة المصابيح

۲۰۔ سراج الدین ابن الوردی (م ٧۴٩)، خريدة العجائب

۲۱۔ ابن قیم جوزیہ حنبلی (م٧٥١)، المنار المنيف

۲۲۔ ابن کثیر دمشقی (م٧٧۴)، الفتن والملاحم

۲۳۔ سید علی ہمدانی (م ٧٨٦)، مودة القربى

۲۴۔ سعد الدین تفتازانی (م ۷۹۳)، شرح المقاصد

۲۵۔ نورالدین ہیثمی الشافعی (م ۸۰۷)، مجمع الزوائد

۲۶۔ نورالدین ہیثمی الشافعی (م ۸۰۷)، موارد الظمآن

۲۷۔ ابن الصباغ مالکی (م ۸۵۵)، الفصول المهمة

۲۸۔ سیوطی شافعی، العرف الوردی

۲۹۔ ابن طولون دمشقی (م ۹۵۳)، الائمة الإثني عشر

۳۰۔ عبدالوہاب شعرانی (م ۹۷۳)، اليواقيت والجواهر

۳۱۔ احمد بن حجر ہیتمی (م ۹۷۴)، الصواعق المحرقة

۳۲۔ احمد بن حجر ہیتمی (م ۹۷۴)، الفتاوى الحديثية

۳۳۔ علاء الدین متقی ہندی (م ۹۷۵)، کنز العمال

۳۴۔ احمد الدمشقی قرمانی (م ۱۰۰۸)، أخبار الدول وآثار الأول

۳۵۔ ملاعلی قاری حنفی (م ۱۰۱۴)، مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح

۳۶۔ محمد بن عبدالرسول برزنجی (م ۱۱۰۳)، الاشاعة من أشراط الساعة

۳۷۔ احمد بن علی منینی (م ۱۱۷۳)، فتح المنان شرح الفوز والأمان

۳۸۔ شمس الدین سفارینی (م ۱۱۸۸)، لوائح الأنوار الإلهية

۳۹۔ محمد الصبان شافعی (م ۱۲۰۶)، اسعاف الراغبين

۴۰۔ سید مؤمن شبلنجی (م ۱۲۹۰)، نور الابصار

۴۱۔ عبدالرؤف مناوی (م ۱۳۰۱)، فيض القدير شرح الجامع الصغير

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش
www.MinhajBooks.com

۴۲۔ شیخ حسن خمراوی مصری (م۱۳۰۳)، مشارق الأنوار

۴۳۔ سید محمد صدیق قنوجی (م ۱۳۰۷)، الإذاعة لما کان وما یکون

۴۴۔ شہاب الدین حلوانی (م ۱۳۰۸)، القطر الشهدی فی اوصاف المهدی

۴۵۔ محمد البلبیسی شافعی (م ۱۳۰۸)، العطر الوردی فی شرح القطر

۴۶۔ خیر الدین الوسی حنفی (م ۱۳۱۷)، غالیة المواعظ

۴۷۔ شمس الحق العظیم آبادی (المتولد ۱۲۷۳)، عون المعبود شرح سنن ابو داود

۴۸۔ محمد بن جعفر کتانی (م ۱۳۴۵)، نظم المتناثر

۴۹۔ محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری (م ۱۳۵۴)، تحفة الأحوذی

۵۰۔ شیخ الأزہر محمد الخضر حسین (م ۱۳۷۷)، نظرة فی أحادیث المهدی

۵۱۔ شیخ منصور علی ناصف (م ۱۳۷۱)، التاج الجامع للاصول

۵۲۔ احمد بن صدیق مغربی (م ۱۳۸۰)، ابراز الوهم المکنون(۱)

ان ائمہ ومحدثین کے علاوہ بھی اہلِ علم کی کثیر تعداد نے اس موضوع پر اپنی تحقیق پیش کی ہے۔

## اِمام مہدی کے مسئلے پر تمام مذاہب اور مکاتبِ فکر کا اِجماع

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ آمدِ امام مہدی علیہ السلام کے عقیدے پر ہر دور میں اُمت کا اجماع رہا ہے۔ یہ مسئلہ کبھی بھی صحابہ، تابعین، تبع تابعین کے ادوار میں ائمہ، فقہاء، مجتہدین، علماء وصوفیاء کے درمیان مختلف فیہ نہیں رہا۔ تمام مکاتبِ فکر و مذاہب کے ہاں اس مسئلے پر ہمیشہ اتفاق ہی رہا ہے۔ اہلِ تشیع اور اہل سنت کے درمیان صرف ایک نکتے پر

(۱) مہدی الفقیه ایمانی، الإمام المهدی عند أهل السنة، المحتویات

اختلاف ہے کہ اہلِ تشیع کے عقیدے کے مطابق امام مہدی علیہ السلام پیدا ہونے کے بعد غائب ہو گئے اور ان کا دوبارہ ظہور قربِ قیامت کے وقت ہو گا جبکہ اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ ابھی پیدا نہیں ہوئے اور ان کی ولادت ہونی ہے۔ اس اختلاف کے علاوہ اُمت میں ان کی آمد اور مقام و مرتبہ کے حوالے سے اور کوئی اختلاف نہیں۔ اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کی کتب میں یہ اختلاف دیکھا جا سکتا ہے۔

## آمدِ امام مہدی علیہ السلام کا حوالہ قرآن حکیم کے تناظر میں

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌo(۱)

’’اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو گا جو اللہ کی مسجدوں میں اُس کے نام کا ذکر کیے جانے سے روک دے اور اُنہیں ویران کرنے کی کوشش کرے انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا (بلکہ ان کو تو یہ چاہیے تھا) کہ مسجدوں میں (اللہ سے) ڈرتے ہوئے داخل ہوتے، ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لیے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہےo‘‘

مذکورہ آیہ مبارکہ میں عمومی اطلاق اُمت کے لوگوں کے لیے ہے لیکن تاریخی شانِ نزول کے اعتبار سے مشہور تابعی امام سُدّی (شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) روایت کرتے ہیں کہ ان سے مراد پرانے وقت کے رومی لوگ ہیں کہ جب بخت نصر غالب آیا تھا تو اس نے اللہ کے گھروں کو ویران کر دیا اور اللہ کے نام کو بلند کرنا بند کروا دیا تھا۔ ان رومیوں نے اپنے غلبے کے دوران بیت المقدس کو ویران کیا تھا۔ اب یہ لوگ جب

(۱) البقرۃ، ۲: ۱۱۴

بھی بیت المقدس میں داخل ہوں گے تو خوفزدہ ہو کر اور گردنیں جھکاتے ہوئے داخل ہوں گے لیکن آج صورت حال یہ ہے کہ آج رومی نہ تو خائف ہیں اور نہ سر جھکائے ہوئے داخل ہوتے ہیں کیونکہ بیت المقدس تو یہودیوں کے قبضے میں ہے اور رومیوں پر تو پابندی ہی نہیں ہے بلکہ آج تو مسلمان سر جھکا کر داخل ہوتے ہیں اور ڈرتے پھرتے ہیں۔ امام ابن جریر طبری آیت کریمہ کے اس حصہ کے بارے میں امام سُدّی الکبیر سے روایت کرتے ہیں:

**﴿لَهُمْ فِی الدُّنْيَا خِزْیٌ﴾ أما خزيهم في الدّنيا فإنّهم إذا قام المهدي و فتحت القسطنطينيه، قتلهم، فذالک الخزی.** (۱)

''﴿ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے ﴾ دنیا میں ان کی ذلت اُس وقت ہوگی جب امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے اور قسطنطینیہ فتح ہوگا۔ امام مہدی انہیں ایک جنگ میں ہلاک کریں گے، پس یہ ان کی ذلت ہوگی۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

**وَقَضَيْنَآ اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا○ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ ط وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا○ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا○ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ قف وَاِنْ اَسَاْتُمْ فَلَهَا ط فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ لِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا○** (۲)

---

(۱) طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، ۱: ۵۰۱

(۲) بنی اسرائیل، ۱۷: ۴۔۷

''اور ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل کو قطعی طور پر بتا دیا تھا کہ تم زمین میں دو مرتبہ ضرور فساد کرو گے اور (اطاعتِ الٰہی سے) بڑی سرکشی برتو گےo پھر جب ان دونوں میں سے پہلی مرتبہ کا وعدہ آ پہنچا تو ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے مسلط کر دیئے جو سخت جنگجو تھے پھر وہ (تمہاری) تلاش میں (تمہارے) گھروں تک جا گھسے اور (یہ) وعدہ ضرور پورا ہونا ہی تھاo پھر ہم نے اُن کے اوپر غلبہ کو تمہارے حق میں پلٹا دیا اور پھر ہم نے اموال و اولاد (کی کثرت) کے ذریعے تمہاری مدد فرمائی اور ہم نے تمہیں افرادی قوت میں (بھی) بڑھا دیاo اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے (ہی) لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم برائی کرو گے تو اپنی (ہی) جان کے لیے۔ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی (تو اور ظالموں کو تم پر مسلط کر دیا) تا کہ (مار مار کر تمہاری نافرمانیوں اور سرکشی کی سزا کے طور پر) تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تا کہ مسجد اقصیٰ میں (اسی طرح) داخل ہوں (غالب اور فاتح ہو کر) جیسے اس میں (حملہ آور) پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے اور تا کہ جس (مقام) پر غلبہ پائیں اس کو تباہ و برباد کر ڈالیںo''

ان آیات میں بنی اسرائیل، یروشلم اور القدس کا ذکر کیا گیا ہے نیز بیت المقدس پر مختلف اوقات میں ہونے والے پے در پے حملوں کے ہونے اور اس کا فتح کیا جانا مذکور ہے۔

اس دوسرے وعدے کی گھڑی کی تعبیرات مفسرین نے مختلف کی ہیں۔ بعضوں نے اسے ماضی سے متعلق کیا ہے اور بعضوں نے اسے مستقبل سے متعلق کیا ہے اگر اسے ماضی سے تعبیر کریں تو یہی ترجمہ ہو گا کہ پھر جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئی اگر مستقبل سے متعلق ہو تو مطلب ہو گا کہ جب دوسرے وعدے کی گھڑی آئے گی تو تم پر اوروں کو مسلط کر دیں گے۔ مستقبل کے لحاظ سے آیت مبارکہ کے معانی کریں تو قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ قرآن حکیم کے ان مضامین میں شامل ہے جو قرآنی پیشین گوئیاں کہلاتی ہیں۔ جن میں آئندہ پیش آنے والے واقعات کا ذکر موجود ہوتا ہے۔

پیشین گوئیاں قرآن پاک کے مضامین کا ایک باب ہیں۔ درج بالا آیت نمبر ۷ کی ائمہ تفسیر، صحابہ، تابعین اور اکابرین نے مختلف حوالوں سے تعبیرات، اطلاقات اور انطباقات بیان کیے ہیں۔ تمام تعبیرات اپنی جگہ پر صحیح اور درست ہیں اور ان میں سے ایک تعبیر امام ابن جریر طبری نے 'جامع البیان في تفسیر القرآن' میں روایت کی ہے اور یہ روایت صحابیٔ رسول حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیز اس روایت کو امام جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر 'الدر المنثور' میں بھی بیان کیا ہے۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

**فهذا من صنعة حُليّ بيت المقدس ويردّهُ المهدي إلى البيت المقدس، وهو ألف سفينة وسبع مائة سفينةٍ، يُرسي بها على يافا، حتّى تُنْقَلَ إلى بيت المقدس، وبها يجمع الله الأوّلين والآخرين.**(۱)

''یہ بیت المقدس کے زیورات کی سرگزشت ہے، انہیں امام مہدی واپس بیت المقدس پہنچائیں گے۔ یہ زیورات سترہ سو بحری بیڑوں میں لدے ہوئے ہوں گے جنہیں یافا کے مقام پر لنگر انداز کیا جائے گا یہاں تک کہ انہیں بیت المقدس منتقل کر دیا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بیت المقدس میں ہی اوّلین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔''

اس حدیثِ مبارکہ سے دو باتیں سامنے آتی ہیں:

۱۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام جب تشریف لائیں گے تو بیت المقدس (یروشلم) آخری بار آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ آپ اپنی عالمی خلافت کا ہیڈ کوارٹر بیت المقدس کو بنائیں گے۔ آپ کا کل زمانۂ خلافت مقبول اور مختار روایات کے مطابق ۷ سے ۹ برس یا ۲۰ برس ہے۔ اس سے زائد کا ذکر بھی موجود ہے مگر یہ روایات مقبول اور مختار ہیں۔ اب ان دو مختار

(۱) ۱۔ طبری، جامع البیان في تفسیر القرآن، ۱۵: ۲۲
۲۔ سیوطی، الدر المنثور، ۵: ۲۴۳

روایات کو جمع کیا جائے تو اس کی تطبیق یوں کی جا سکتی ہے کہ آپ مجموعی طور پر ۲۰ سال حکومت کریں گے اور ان ۲۰ سالوں میں سے ۷ یا ۹ سال کا عرصہ ایسا ہو گا جب آپ خلیفۃ اللہ فی الارض کے مرتبہ کو پہنچ جائیں گے، یعنی پوری زمین پر آپ کی حکومت ہو گی۔ روئے زمین پر سلطنتِ اسلامیہ، خلافتِ الٰہیہ اور خلافتِ محمدیہ قائم ہو گی۔ اسلام، دنیا کے سپریم پاور کے طور پر سامنے آئے گا اور امام مہدی علیہ السلام اس خلافت و سلطنت کے خلیفہ و سربراہ ہوں گے۔ یہ خلافت ۷ سے ۹ برس قائم ہو گی اور ۲۰ میں سے پہلے ۱۳، ۱۴ سالوں میں عرب سے لے کر شام، قسطنطنیہ، روم اور یورپ آپ کی سلطنت میں آ جائے گا اور باقی سلطنتیں آپ بعد میں فتح کریں گے۔ ان کی فتح کے بعد عالمی خلافت قائم ہو گی جو کہ ۷ سے ۹ سال تک رہے گی۔

۲۔ دوسری بات اس حدیث سے یہ سامنے آتی ہے کہ بیت المقدس کی فتح کے وقت ۱۷۰۰ بحری بیڑے استعمال ہوں گے۔ حدیث کا یہ دوسرا حصہ ان لوگوں کے لیے غور و فکر کا متقاضی ہے جو امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہو چکنے کے دعویدار رہتے ہیں اور ہمیشہ اگلے ''دو، تین'' سالوں میں ان کے ظہور کا اعلان کرتے رہتے ہیں نیز ان کے ''عنقریب'' ظہور کے حوالے سے اُمت کے اندر ایسے خیالات کو پروان چڑھایا جا رہا ہے۔ عرب و عجم کے کئی علماء نے کئی مرتبہ اس خیال کو فروغ دیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام پیدا ہو چکے ہیں۔ راقم ایسے کئی علماء کو جانتا ہے جو پچھلے کئی سالوں سے بلا ناغہ حج پر جا رہے ہیں تا کہ امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر براہ راست بیعت کرنے والوں میں شامل ہو جائیں حتی کہ کئی افراد یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ ۱۹۶۰ء میں پیدا ہو چکے ہیں اور عنقریب ایک دو سالوں میں اعلان کرنے والے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی حکومت معجزانہ طور پر خود بخود ہی وجود میں نہیں آ جائے گی، بلکہ دنیا کے واقعات پورے فطری عمل کے ساتھ اس طرح تبدیل ہوں گے کہ بالآخر ایک عالمگیر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آ جائے گا۔

حالات کا معروضی سطح پر جائزہ لیا جائے تو دنیا کے موجودہ حالات دور دور تک بھی اس تصور کا اشارہ نہیں دیتے۔ نیز سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آج اُمتِ مسلمہ بیت المقدس کو فتح کرنے کے لیے ۱۷۰۰ بحری بیڑے جمع کرنے کے قریب آ گئی ہے......نہیں، اُمتِ مسلمہ کی اس حوالے سے صورتحال ابھی اس مقام پر نہیں پہنچی۔ امام مہدی علیہ السلام کی آمد میں بھی اتنا وقت درکار ہے کہ تغیراتِ زمانہ بڑی بڑی تبدیلیاں لانے کا باعث بنے گا۔ بڑی بڑی طاقتیں اس وقت تک تاخت و تاراج ہوچکی ہوں گی عالمی سطح پر موجودہ طاقت کا توازن ٹوٹے گا۔ عالمی طاقت کے توازن میں دور رس تبدیلیاں رونما ہوں گی اور ایک عالمگیر خلافتِ اسلامیہ کی تشکیلِ نو عمل میں آئے گی۔

احادیث کے ضخیم ذخیرہ میں تلاش بسیار کے باوجود آج کی سپر پاور کا کہیں بھی اشارہ یا ذکر نہیں ملتا اور نہ یہ پتا چلتا ہے کہ اس وقت کون لوگ عالمِ کفر کی طاقت ہوں گے۔ اس سے توفیقِ الٰہی اور فیضِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے یہ تصور اور گمان غالب ہے کہ موجودہ بڑی طاقت کا ذکر نہ ملنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس زمانے کے آنے تک آج کی سپر طاقت مٹ چکی ہو گی اور دوسری طاقتیں امام مہدی علیہ السلام کے مدمقابل ہوں گی۔ احادیث کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی بڑی طاقت غالبًا یورپ ہو گا یعنی طاقت کا توازن اس کے پاس ہو گا اور یورپ کا دارالحکومت اس وقت روم ہوگا۔ جس طرح آج یورپ آپس میں متحد ہورہا ہے اور بیلجیئم (Belgium) کے برسلز (Brussels) کو انہوں نے اس کے محل وقوع کی اہمیت کی وجہ سے اپنا دارالحکومت بنا رکھا ہے، ممکن ہے آنے والے وقتوں میں یورپ اپنا دارالحکومت روم کو بنا لے۔ پس امام مہدی علیہ السلام کی آمد کے وقت کا تعین کرنے کے لیے اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا کہ کیا عالمی حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں اور بیت المقدس کی فتح کے لیے ۱۷۰۰ بحری بیڑے اس وقت اُمتِ مسلمہ کے پاس موجود ہیں اور اگر نہیں تو اس صورتحال اور ان عالمی حالات تک پہنچنے میں کتنا وقت درکار ہو گا؟

# سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی ولادت وحلیہ

احادیث و روایات کے مطابق سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی پیدائش مدینہ طیبہ میں اس وقت موجود ایک قصبہ قرعہ میں ہو گی اور ۳۰ سے ۴۰ سال کا عرصہ مدینہ طیبہ میں ہی گزاریں گے۔ بعد ازاں ایک حج کے موقع پر مکۃ المکرّمہ میں حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان آپ کے ہاتھ پر ۳۱۳ اکابرینِ اُمت بیعت کریں گے اور سات علماء اُمت پہلے بیعت کریں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام اِس اُمت کے مجددِ اعظم اور آخری مجدد ہوں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد ہوگا، والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، آپ حسنی حسینی سید ہوں گے۔ والد کی طرف سے حسینی اور والدہ کی طرف سے حسنی ہوں گے، حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے، آپ کی داڑھی گھنی ہوگی، آپ کی دائیں گال میں ایک تل ہوگا، آپ کے کندھوں کے درمیان حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک کی مہر ہوگی، اُوپر اُونی چادریں پہن رکھی ہوں گی، ہاتھ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ہوگی، جوان ہوں گے، عمر ۳۰ سے ۴۰ سال کے درمیان ہوگی، درمیانہ قد، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، بڑی سرمگیں آنکھیں، چہرہ سفید سرخی مائل، چمکتے ہوئے ستارے محسوس ہوں گے، شخصیت و حسن عربی، جسامت عجمی (شخصیت عرب وعجم کے خواص کی جامع)، چوڑی پیشانی، ناک اونچی، دانت آگے سے کھلے ہوں گے اور ان سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ، کملی اوڑھے ہوئے ہوں گے۔

# ظہورِ امام مہدی علیہ السلام سے قبل کے حالات

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل زلزلے کثرت سے ہوں گے بعض اوقات ہم آج کل کے زلزلوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ شاید یہ وہی نشانی ہے جو آمدِ امام مہدی کی ہے۔ نہیں بلکہ یہ زلزلے تو ان زلزلوں کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حدیث مبارکہ اس کی وضاحت کرتی ہے:

**عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: يكون بعدي خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف في جزيرة العرب قلت: أيخسف بالأرض وفيها الصالحون؟ قال لها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إذا كثر أهلها الخبث.** (۱)

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایک خسف (وہ زلزلہ جس کے نتیجہ میں زمین دھنس جائے گی) مشرق میں ہوگا اور ایک زلزلہ مغرب میں اور ایک زلزلہ جزیرۂ عرب میں واقع ہوگا میں نے عرض کیا: کیا زمین دھنسا دی جائے گی درآں حال یہ کہ اس میں نیک لوگ ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے فرمایا: جب اس کے رہنے والوں میں برائی زیادہ ہو جائے گی۔‘‘

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین بہت بڑے زلزلے زمین پر آئیں گے جس کے نتیجے میں زمین دھنس جائے گی، یہ زلزلے درج ذیل مقامات پر ہوں گے:

۱۔ کرۂ ارضی کے مشرق کی جانب

۲۔ کرۂ ارضی کے مغرب کی طرف

۳۔ سرزمین عرب پر

آپ علیہ السلام کے ظہور سے قبل سورج ایک خاص نشانی سے طلوع ہوگا اور یہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا نہیں بلکہ ایک اور نشانی ہوگی۔ مشرق کی طرف سے ایک بڑا روشن ستارہ بہت لمبی دم والا طلوع ہوگا، دنیا دیر تک اس کو دیکھے گی۔

(۱) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۸: ۱۱

امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے قبل رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سورج گرہن ہو گا اور ایک ہی رمضان میں دو بار چاند گرہن ہوں گے اور یہ واقعہ اس سے قبل کبھی نہیں ہوا ہو گا۔

جس سال حج کے موقع پر سیدنا امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا اس حج پر منیٰ کے میدان میں بہت بڑی جنگ ہو گی، قبائل کے درمیان مقاتلہ سے بہت زیادہ خون خرابہ اور تباہی ہو گی ۔ اس کے بعد لوگ اپنی پناہ گاہ ڈھونڈیں گے کہ کسی کے دامن میں پناہ مل جائے پس وہ پناہ گاہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بنایا گیا ہے۔

جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو گا تو سفیانی نامی ایک شخص جس کا تعلق بدبخت اور ملعون یزید کے قبیلے سے ہو گا وہ ملک شام کے علاقے میں بہت بڑا مقاتلہ کرے گا جو کوفہ اور عراق کی سرزمین تک بہت سارے شہروں کے تقریباً ایک لاکھ افراد کو قتل کر دے گا۔ بعد ازاں سفیانی سے بدلہ لینے کے لیے مشرق کی سرزمین سے (اور احادیث میں خراسان اور کوفہ کا لفظ آیا ہے) سیاہ رنگ کے جھنڈے لے کر لشکر نکلیں گے (حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر غزوات میں جو جھنڈا استعمال فرماتے اس کا رنگ بھی سیاہ ہوتا تھا) اور جنگ کرتے کرتے آگے بڑھیں گے، اس لشکر کی قیادت بنو تمیم کا ایک شخص شعیب بن صالح تمیمی کر رہا ہو گا۔ یہ اکہرا بدن اور چھوٹی داڑھی والا جوان شخص ہو گا اور ملک شام سے بیت المقدس تک بہت سارے علاقے فتح کر لے گا۔

سفیانی کو امام مہدی علیہ السلام کے مدینہ سے مکہ آنے کی خبر ہو گی وہ ایک بہت بڑے لشکر کو آپ کو گرفتار کرنے کی غرض سے بھیجے گا۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء (چٹیل میدان) پر زمین پھٹے گی اور اس کا سارا لشکر تباہ ہو جائے گا۔ بیسیوں احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے قبل مقام بیداء پر زمین کے پھٹنے اور سفیانی لشکر کے تباہ ہونے کا ذکر موجود ہے۔ یہ واقعہ سن کر شام سے قافلے مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور پوری دنیا سے ۴۰ ابدال اور سرزمینِ عراق کے کل اولیاء بھی مکہ کی جانب چل پڑیں گے اور

مکہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

امام مہدی علیہ السلام کے ایک بھائی ہوں گے جو ایک روایت کے مطابق باپ کی طرف سے ہوں گے اور دوسری روایت کے مطابق چچا زاد بھائی ہوں گے جنہیں ہاشمی کہا جائے گا۔ وہ بھی ایک لشکر لے کر چلیں گے اور یہ لشکر شعیب بن صالح تمیمی کے لشکر کے ساتھ مل کر دیگر قافلوں کے ہمراہ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو جائے گا اور ایک عظیم لشکر امام مہدی علیہ السلام کی قیادت میں سوئے شام اور قسطنطنیہ روانہ ہو جائے گا۔ عرب پر آپ کی حکومت قائم ہو جائے گی اور پھر عالمی خلافت قائم کرنے کے لیے قسطنطنیہ روانہ ہوں گے، اس وقت کا قسطنطنیہ آج کا استنبول ہے۔

امام مہدی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے دعویدار ذرا غور کریں کہ ابھی تو ترکی مسلمانوں کے پاس ہے اور جب امام مہدی علیہ السلام ترکی فتح کریں گے تو گویا اس وقت کے حالات بدل چکے ہوں گے۔ قسطنطنیہ فتح کرنے کے بعد آپ القدس پر حملہ کرکے بیت المقدس فتح کریں گے۔ بعد ازاں بلادِ روم فتح ہوں گے۔ بیت المقدس کو فتح کر لینے کے بعد آپ اپنی افواج ہند اور سندھ (پاکستان اور ہندوستان) کو فتح کرنے کے لیے بھیجیں گے۔

ان احادیث کو بیان کرنے کا مقصد اس بات کو واضح کرنا ہے کہ جب ہند وسند کی فتوحات، بیت المقدس اور قسطنطنیہ کی فتوحات، بلادِ روم و یورپ کی فتوحات اور چائنہ کا فتح ہونا یہ سب امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں عمل میں آئے گا تو وہ احباب جو امام مہدی علیہ السلام کو اگلے ۳/۴ سالوں میں سامنے لانا چاہتے ہیں اُن کے لیے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا وہ وقت آچکا ہے؟ کیا حالات اتنے سازگار ہوگئے ہیں؟ کیا عالمی طاقتوں کی طاقت کا توازن بکھر کر ایک نیا طاقت کا توازن تشکیل پذیر ہو چکا ہے؟

## بیت المقدس کی فتح

حضرت امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس کو فتح کریں گے۔ حدیث مبارکہ میں اس

فتح کی پیشین گوئی کا تذکرہ بھی موجود ہے۔

**عن أبي هريرة، عن رسول الله ﷺ أنّه قال: يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَان رايَاتٌ سُودٌ، لَا يُرُدُّهَا شيءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بإِيْلِياءَ.** (۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خراسان سے کالے جھنڈے نکلیں گے جنہیں کوئی بھی چیز نہ روک سکے گی یہاں تک کہ وہ بیت المقدس میں نصب کیے جائیں گے۔‘‘

بیت المقدس کی فتح کے بعد چین بھی فتح ہو گا۔ امام ابن حجر مکی نے ’القول المختصر‘ میں بیان کیا ہے کہ چین بھی اُنہی غزوات کے دوران فتح ہو گا۔

## فتحِ قسطنطینیہ اور غزوۂ ہند کا پس منظر

روایات میں ہے کہ قسطنطنیہ کی فتح کے لیے امام مہدی علیہ السلام لشکر روانہ کریں گے تو اس میں ایک لاکھ افراد مارے جائیں گے۔ یہ جنگ آپ علیہ السلام کے زمانے میں ہو گی مگر آپ خود شریک نہ ہوں گے بلکہ آپ کا لشکر جنگ کرے گا۔ ابتدائی فتح کے دوران یہ خبر ملے گی کہ دجال نکل آیا ہے۔ اس خبر کو سننے کے بعد تمام لوگ امام مہدی علیہ السلام کی مدد کے لیے واپس پہنچ جائیں گے لیکن یہ خبر جھوٹی ہوگی اور صورتحال مختلف ہو گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام تمام لشکر اور افواج کو لے کر بلاد شام و روم کی فتوحات کے لیے بڑھیں گے جب آپ قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کریں گے اس وقت آپ کے لشکر میں ۷۰ ہزار افراد شامل ہوں گے۔ پہلے معرکہ میں ۴۰ ہزار افراد مارے جائیں گے دوبارہ جب سیدنا امام مہدی علیہ السلام قیادت کر کے جنگ کریں گے تو یہ جنگ عالمی جنگ بن جائے گی۔ اس عالمی جنگ میں ۶ لاکھ افراد مارے جائیں گے اور امام مہدی کو فتح نصیب ہو گی۔ اس جنگ کی پیشین گوئی بھی حضور نبی اکرم ﷺ نے فرما دی تھی:

(۱) أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۳۶۵، رقم: ۸۷۷۵

**عن معاذ بن جبل عن النبيّ صلی الله علیه وآله وسلم قال: الملحمة العظمی وفتح القُسطَنطِينِيَّةِ وخروج الدجال في سبعة أشهر.** (۱)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر ظہور پذیر ہوں گے۔''

**عن معاذ بن جبل رضی الله عنه عن النبيّ صلی الله علیه وآله وسلم قال: الملحمة الكبرىٰ وفتح القُسطُنطِينِيَّة وخروج الدجال في سبعة أشهر.** (۲)

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم، قسطنطنیہ کی فتح، دجال کا نکلنا یہ تینوں واقعات اکٹھے ۷ ماہ کے اندر ظہور پذیر ہوں گے۔''

دیگر احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور آپ کی بیعت سے لے کر بیت المقدس کی فتح تک ٦ سال لگیں گے۔ قسطنطنیہ کی فتح کے بعد اس زمانے میں بیت المقدس کی فتح ہو جائے گی اور ساتویں سال میں دجال نکلے گا۔ گویا جب امام مہدی علیہ السلام کا تخت پر پہلا سال ہو گا تب دجال آئے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کی عمر ظہور کے وقت تقریباً ۴۰ سال ہو گی اور اس کے بعد ۴۰ سال مزید امام مہدی علیہ السلام زندہ رہیں گے۔ گویا آپ کی عمر مبارک ۸۰ برس ہو گی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نزول کے بعد ۴۰ سال زندہ رہیں گے۔ اس طرح دجال بھی ظاہر ہونے کے بعد ۴۰ سال تک رہے گا لیکن چونکہ اس کا ظہور امام مہدی علیہ السلام کے ظہور سے

---

(۱) ترمذی، السنن، کتاب الفتن، باب ما جاء في علامات خروج الدجال، ۴: ۵۰۹، رقم: ۲۲۳۸

(۲) ابن ماجه، السنن، کتاب الفتن، باب الملاحم، ۲: ۱۳۷۰، رقم: ۴۰۸۲

پہلے ہو چکا ہوگا اِس لیے اس کے ۴۰ سال امام مہدی علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے مکمل ہو چکے ہوں گے اس لیے وہ ان کے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔

سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد منصور نامی شخص کو خلیفہ بنایا جائے گا اور وہ ۲۱ سال حکومت کرے گا اس کے بعد ہشام المہدی کی حکومت ہو گی وہ ۳ سال ۴ ماہ اور ۱۰ دن حکومت کرے گا۔

## خاتمِ سلسلۂ ولایت امام مہدی علیہ السلام

اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فیضِ ولایت کا منبع و سرچشمہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، گویا آپ فاتح ولایت یعنی باب ولایت کھولنے والے ہیں اور یہ سلسلہ ولایت کبریٰ بارہ ائمہ اہل بیت میں ایک مقررہ ترتیب سے چلایا جائے گا جن کے آخری فرد سیدنا امام محمد مہدی علیہ السلام ہوں گے۔ جس طرح سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فاتح ولایت کے درجے پر فائز ہوئے اسی طرح سیدنا امام مہدی علیہ السلام قربِ قیامت کے زمانے میں خاتم ولایت کے درجے پر فائز ہوں گے۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ نے اپنے مکتوبات میں اس موضوع کے حوالے سے جو بیان فرمایا ہے ہم اسے ذیل میں من وعن درج کر رہے ہیں:

و راهی است که بقربِ ولایت تعلق دارد: اقطاب و اوتاد و بدلا و نجباء و عامۂ اولیاء اللّٰه، بہمین راه واصل اندراه سلوك عبارت ازین راه است بلکه جذبۂ متعارفه، نیز داخل همین است و توسط و حیلولت درین راه کائن است و پیشوای، و اصلان این راه و سر گروه اینها و منبع فیض این بزر گواران: حضرت علی مرتضی است کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم، و این منصب عظیم الشان بایشان تعلق دارد

درینمقام گوئیا ہر دو قدم مبارك آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوۃ و السلام برفرق مبارك اوست کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت فاطمہ و حضرات حسنین رضی اللہ عنہم درینمقام با ایشان شریکند، انکارم کہ حضرت امیر قبل از نشاءہ عنصری نیز ملاذ این مقام بودہ اند، چنانچہ بعد از نشاءہ عنصری و ہر کرا فیض و ہدایت ازین راہ میر سید بتوسط ایشان میر سید چہ ایشان نزد نقطہ منتہائے این راہ و مرکز این مقام بایشان تعلق دارد، و چون دورہ حضرت امیر تمام شُد این منصب عظیم القدر بحضرات حسنین ترتیبا مفوض و مسلم گشت، و بعد از ایشان بہریکے از ائمہ اثنا عشر علے الترتیب و التفصیل قرار گرفت و در اعصاراین بزرگواران و ہمچنیں بعد از ارتحال ایشان ہر کرا فیض و ہدایت میرسید بتوسط این بزرگواران بودہ و بحیلولۃ ایشانان ہرچند اقطاب و نجبای وقت بودہ باشند و ملاذ وملجاء ہمہ ایشان بودہ اند چہ اطراف را غیر از لحوق بمرکز چارہ نیست۔(۱)

’’اور ایک راہ وہ ہے جو قربِ وِلایت سے تعلق رکھتی ہے: اقطاب و اوتاد اور ابدال اور نجباء اور عام اولیاء اللہ اِسی راہ سے واصل ہیں، اور راہِ سلوک اِسی راہ سے عبارت ہے، بلکہ متعارف جذبہ بھی اسی میں داخل ہے، اور اس راہ میں توسط ثابت ہے اور اس راہ کے واصلین کے پیشوا اور اُن کے سردار اور اُن کے

(۱) مجدّد الف ثانی، مکتوبات، ۳: ۲۵۱، ۲۵۲، مکتوب نمبر: ۱۲۳

بزرگوں کے منبعِ فیض حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم ہیں، اور یہ عظیم الشان منصب اُن سے تعلق رکھتا ہے۔ اس راہ میں گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں قدم مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مبارک سر پر ہیں اور حضرت فاطمہ اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اِس مقام میں اُن کے ساتھ شریک ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) اپنی جسدی پیدائش سے پہلے بھی اس مقام کے ملجا و ماویٰ تھے، جیسا کہ آپ رضی اللہ عنہ جسدی پیدائش کے بعد ہیں اور جسے بھی فیض و ہدایت اس راہ سے پہنچی ان کے ذریعے سے پہنچی، کیونکہ وہ اس راہ کے آخری نقطہ کے نزدیک ہیں اور اس مقام کا مرکز ان سے تعلق رکھتا ہے، اور جب حضرت امیر رضی اللہ عنہ (سیدنا علی) کا دور ختم ہوا تو یہ عظیم القدر منصب ترتیب وار حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو سپرد ہوا اور ان کے بعد وہی منصب ائمہ اثنا عشرہ میں سے ہر ایک کو ترتیب وار اور تفصیل سے تفویض ہوا، اور ان بزرگوں کے زمانہ میں اور اِسی طرح ان کے انتقال کے بعد جس کسی کو بھی فیض اور ہدایت پہنچی ہے انہی بزرگوں کے ذریعہ پہنچی ہے، اگرچہ اقطاب و نجبائے وقت ہی کیوں نہ ہوں اور سب کے ملجا و ماویٰ یہی بزرگ ہیں کیونکہ اطراف کو اپنے مرکز کے ساتھ الحاق کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔‘‘

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے بیان سے مترشح ہوا کہ امام مہدی علیہ السلام منصبِ ولایت میں حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ شریک کار ہوں گے۔ اس طرح مرتبہ ولایت کے حامل سب سے پہلے امام برحق مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجھہ مقرر ہوئے اور ولایت کا یہ سلسلہ اہلِ بیت اور آل اطہار میں ائمہ اثنا عشر (بارہ اماموں) میں جاری ہوا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا تاآنکہ اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آخری امام برحق جو بارہویں امام ہوں گے سیدنا امام مہدی علیہ السلام ہیں اور وہ آخری خلیفہ بھی ہوں گے۔ ان کی ذاتِ اقدس میں ظاہر و باطن کے دونوں راستے جو پہلے جدا جدا تھے اس طرح مجتمع کر

دیئے جائیں گے کہ بیک وقت ولایت اور خلافت کے دونوں مرتبے ان پر ختم کر دیئے گئے۔ سو اس بات پر اُمت کا اجماع ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا منکر وہ دین کی ظاہری اور باطنی خلافتوں کا منکر ہو گا۔ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور مظہریتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انتہا ہے اس لیے ان کا نام بھی محمد ہو گا اور وہ خلق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی وارث ہوں گے جس سے دنیائے انسانیت کو یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ امام آخر الزماں فیضانِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر و باطن کا امین ہے اور ان کی تکذیب کرنے والا کافر ہو جائے گا۔

ظہورِ امام مہدی علیہ السلام کے وقت ان کی ذاتِ اقدس تمام اولیاء کا مرجع ہو گی اور اُمتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام ہونے کے باعث سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آپ کی اقتداء میں نمازیں ادا کریں گے اور آپ کی امامت کا اعلان تمام روئے زمین پر کر دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کثیر احادیث متواترہ، مرفوعہ، صحیح اور حسن کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ راقم کے علم میں حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق دوسو سے زائد احادیث آئی ہیں۔ اس موضوع پر کل احادیث کی تعداد یقیناً اس سے کہیں زیادہ ہوں گی۔ سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے فضائل و مناقب کے حوالے سے جو روایات کتبِ احادیث میں بیان ہوئی ہیں اُن میں سے بیشتر درج ذیل ہیں:

## (۱) حضرت امام مہدی علیہ السلام امام برحق اور بنو فاطمہ سے ہیں

۱۔ عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة.(۱)

(۱) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۴

۳۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

''اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہو گا۔''

۲۔ **عن أم سلمة** رضي الله عنها **زوج النبي** ﷺ **قالت: سمعتُ رسول الله** ﷺ **يذكر المهدى، فقال: هو حق وهو من بني فاطمة** رضي الله عنها.(۱)

''اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (امام) مہدی کا ذکر کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: مہدی حق ہے۔ (یعنی ان کا ظہور برحق اور ثابت ہے) اور وہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

۳۔ **عن أنس بن مالک** رضی اللہ عنہ **قال: سمعت رسول الله** ﷺ **يقول: نحن ولد عبد المطلب سادة أهل الجنّة أنا وحمزة وعلي وجعفر والحسن والحسين والمهدي.**(۲)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خود فرماتے سنا ہے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہلِ جنت کے سردار ہوں گے یعنی میں حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی رضی اللہ عنہم۔''

۴۔ **عن أم سلمة** رضی اللہ عنہا **قالت: ذكر رسول الله** ﷺ **المهدي وهو من ولد فاطمة.**(۳)

(۱) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۷۱

(۲) ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۸، رقم: ۴۰۸۷

(۳) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۲

''اُم المؤمنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہدی کا تذکرہ فرمایا (اور اس میں فرمایا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔''

۵۔ عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال: هو رجل من عترتي، يقاتل على سنتي كما قاتلت أنا على الوحي.(۱)

''ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری عترت (اہل بیت) سے ہوں گے، جو میری سنت (کے قیام) کے لیے جنگ کریں گے، جس طرح میں نے وحی الٰہی (کی اتباع) میں جنگ کی۔''

٦۔ عن أبي أمامة رضي الله عنه مرفوعا قال: سيكون بينكم وبين الروم أربع هدن تقوم الرابعة على يد رجل من آل هرقل يدوم سبع سنين قيل يا رسول الله! من إمام النّاس يومئذ؟ قال: من ولدي ابن أربعين سنة كان وجهه كوكب دري في خده الأيمن خال أسود عليه عباءتان قطوانيتان كأنّه من رجال بني إسرائيل يملك عشر سنين يستخرج الكنوز ويفتح مدائن الشرك.(۲)

''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اور روم کے درمیان چار مرتبہ صلح ہوگی۔ چوتھی صلح ایسے شخص کے ہاتھ

---

(۱) ۱۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۷۱، رقم: ۱۰۹۲
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۴

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۸: ۱۰۱، رقم: ۷۴۹۵
۲۔ طبرانی، المسند الشامیین، ۲: ۴۱۰، رقم: ۱۶۰۰
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۹

پر ہو گی جو آل ھرقل سے ہو گا اور یہ صلح سات سال تک برابر قائم رہے گی۔ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس وقت مسلمانوں کا امام کون شخص ہو گا آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری اولاد میں سے ہو گا جس کی عمر چالیس سال کی ہو گی۔ اس کا چہرہ ستارہ کی طرح چمکدار، اس کے دائیں رخسار پر سیاہ تل ہو گا، اور دو قطوانی عبائیں پہنے ہو گا، بالکل ایسا معلوم ہو گا جیسا بنی اسرائیل کا شخص، وہ دس سال حکومت کرے گا، زمین سے خزانوں کو نکالے گا اور مشرکین کے شہروں کو فتح کرے گا۔''

**۷۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبيّ ﷺ قال: اسم المهدي محمد.**(۱)

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی کا نام محمد ہو گا۔''

## (۲) امام مہدی علیہ السلام کا دورِ خلافت آئے بغیر قیامت بپا نہیں ہو گی

**۱۔ عن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: لا تذهب الدّنيا حتّى يملك العرب رجل من أهل بيتي يو اطىء اسمه إسمي.**(۲)

''حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص جو میرا ہم نام ہو گا عرب کا حکمران نہ بن جائے۔''

---

(۱) سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۷۳

(۲) ۱۔ ترمذي، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۰

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۴۸۸، رقم: ۸۳۶۴

۳۔ بزار، المسند، ۵: ۲۰۴، رقم: ۱۸۰۴

۴۔ طبراني، المعجم الصغير، ۲: ۲۸۹، رقم: ۱۱۸۱

۲۔ عن عبد الله رضی الله عنه عن النبيّ صلی الله علیه وآله وسلم قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطی إسمه إسمي قال عاصم: وحدّثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضی الله عنه لو لم يبق من الدّنيا إلّا يوما لطول الله ذالک اليوم حتّی يلي.[1]

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔''

۳۔ عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول: المهدي من عترتي من ولد فاطمة.[2]

''اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری نسل اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی اولاد سے ہوگا۔''

۴۔ عن أبي نضرة قال: كنّا عند جابر بن عبد الله رضی الله عنهما فقال: يوشک أهل الشام أن لا يجبی إليهم دينار ولا مدی قلنا: من أين ذالک قال: من قبل الروم ثم أسكت هنية ثم قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: يكون فی آخر أمتي خليفة يحثی المال حثيا ولا يعده

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۴

عدا قال: قلت لأبي نضرة وأبي العلاء أتريان أنّه عمر بن عبد العزيز فقالا: لا.(۱)

''ابو نضرہ تابعی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھے کہ انہوں نے فرمایا قریب ہے وہ وقت جب اہلِ شام کے پاس نہ دینار لائے جاسکیں گے اور نہ ہی غلہ، ہم نے پوچھا یہ بندش کن لوگوں کی جانب سے ہوگی؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رومیوں کی طرف سے۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی خلیفہ مہدی) جو مال لبالب بھر بھر کے دے گا، اور اسے شمار نہیں کرے گا۔''

اس حدیث کے راوی الجریری کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) ابونضرہ اور ابو العلاء سے دریافت کیا۔ کیا آپ حضرات کی رائے میں حدیثِ پاک میں مذکور خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز ہیں؟ تو ان دونوں حضرات نے فرمایا نہیں، یہ خلیفہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے علاوہ ہوں گے۔

۵۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا تقوم السّاعة حتّى تملأ الأرض ظلما وجورا وعدوانا ثم يخرج من أهل بيتي من يملأها قسطا وعدلا.(۲)

---

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل، ۴: ۲۲۳۴، رقم: ۲۹۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۳۱۷، رقم: ۱۴۴۴۶

۳۔ ابن حبان، الصحيح، ۱۵: ۷۵، رقم: ۶۶۸۲

(۲) ۱۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ۸۶۶۹

۲۔ هيثمی، موارد الظمآن، ۱: ۴۶۴، رقم: ۱۸۸۰

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی، بعد ازاں میرے اہلِ بیت سے ایک شخص (مہدی) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی)۔‘‘

**٦۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي منّا أهل البيت أشم الأنف أقنى أجلى يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت جورا وظلما يعيش هكذا وبسط يساره وإصبعين من يمينه المسبحة والأبهام وعقد ثلاثة.**[١]

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ان کی ناک ستواں و بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھردیں گے جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم و زیادتی سے بھر گئی ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

**٧۔ عن علي رضی اللہ عنہ عن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لو لم يبق من الدّهر إلّا يوم لبعث الله رجلا من أهل بيتي يملأها عدلا كما ملئت جورا.**[٢]

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے گا (تو اللہ تعالیٰ اسی کو دراز

---

(١) حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۰، رقم: ٨٦٧٠

(٢) ١۔ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ١٠٧، رقم: ۴٢٨٣

٢۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ٧: ۵١٣، رقم: ٣٧٦۴٨

فرما دے گا اور) میرے اہلِ بیت میں سے ایک شخص (مہدی) کو پیدا فرمائے گا۔ جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جس طرح وہ (اُن سے پہلے) ظلم سے بھری ہوگی۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے۔

**۸۔ عن عبد الله رضی اللہ عنہ عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يلي رجل من أهل بيتي يواطئ اسمه إسمي قال عاصم: وحدثنا أبو صالح عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ لو لم يبق من الدّنيا إلّا يوما لطول الله ذالک اليوم حتّى يلي.** (۱)

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت سے ایک شخص خلیفہ ہوگا جس کا نام میرے نام کے موافق ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ اگر دنیا کا ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو بھی اللہ تعالیٰ اسی ایک دن کو اتنا دراز فرما دے گا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی مہدی علیہ السلام) خلیفہ ہو جائے۔‘‘

## (۳) امام مہدی علیہ السلام زمین پر معاشی عدل کا نظام نافذ کریں گے

**۱۔ عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي مني أجلى الجبهة أقنى الأنف يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا ويملک سبع سنين.** (۲)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ۱۔ ترمذی، السنن، كتاب الفتن عن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، باب ما جاء في المهدي، ۴: ۵۰۵، رقم: ۲۲۳۱

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۳۷۶، رقم: ۳۵۷۱

(۲) أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ۴: ۱۰۷، رقم: ۴۲۸۵

مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا۔)''

۲۔ **عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ أنّ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: تملأ الأرض جورا وظلما فيخرج رجل من عترتي فيملك سبعا أو تسعا فيملأ الأرض عدلا وقسطا كما ملئت جورا وظلما.** (۱)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آخری زمانہ میں) زمین جور وظلم سے بھر جائے گی تو میری اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا اور سات سال یا نو سال خلافت کرے گا (اور اپنے زمانۂ خلافت میں) زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح اس سے پہلے وہ جور وظلم سے بھر گئی ہوگی۔''

۳۔ **عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ قال: ذكر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاء يصيب هذه الأمّة حتّى لا يجد الرجل ملجأ يلجأ إليه من الظلم فيبعث الله رجلا من عترتي وأهل بيتي فيملأ به الأرض قسطا كما ملئت ظلما وجورا يرضى عنه ساكن السماء وساكن الأرض لا تدع السماء من قطرها شيئا إلّا صبته مدرارا ولا تدع الأرض من ماءها شيئًا إلّا أخرجته حتّى تتمنى الإحياء الأموات يعيش في**

(۱) ۱۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۳: ۷۰، رقم: ۱۱۲۸۳

۲۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۶۰۱، رقم: ۸۶۷۴

**ذالک سبع سنین أو ثمان سنین أو تسع سنین.** (۱)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بڑی آزمائش کا ذکر فرمایا جو اس اُمت کو پیش آنے والی ہے۔ ایک زمانے میں اتنا شدید ظلم ہوگا کہ کہیں پناہ کی جگہ نہ ملے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ میری اولاد میں ایک شخص کو پیدا فرمائے گا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر ویسا ہی بھر دے گا جیسا وہ پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔ زمین اور آسمان کے رہنے والے سب ان سے راضی ہوں گے، آسمان اپنی تمام بارش موسلا دھار برسائے گااور زمین اپنی سب پیداوار نکال کر رکھ دے گی یہاں تک کہ زندہ لوگوں کو تمنا ہوگی کہ ان سے پہلے جو لوگ تنگی و ظلم کی حالت میں گذر گئے ہیں کاش وہ بھی اس سماں کو دیکھتے اسی برکت کے حال پر وہ سات یا آٹھ یا نو سال تک زندہ رہیں گے۔‘‘

۴۔ **عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لو لم یبق من الدّنیا إلّا لیلة لطوّل اللہ تلک لیلة حتّی یملک رجل من أھل بیتي یواطیء، اسمه إسمي وإسم أبیه إسم أبي، یملؤھا قسطا وعدلا کما ملئت ظلماً وجوراً، ویقسم المال بالسویة، ویجعل اللہ الغنی في قلوب ھذہ الأمة، فیمکث سبعا أو تسعا، ثم لا خیر فی عیش الحیاة بعد المھدي.** (۲)

---

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۱۲، رقم: ۸۴۳۸
۲۔ معمربن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱
۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۲۵۸، رقم: ۱۰۳۸
۴۔ أبوعمرو الدانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۴۹، رقم: ۵۶۴

(۲) ۱۔ سیوطی، الحاوی للفتاوی، ۲: ۶۴
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۳، رقم: ۱۰۲۱۶

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا (کے زمانہ) میں صرف ایک رات ہی باقی رہ گئی تو بھی اللہ رب العزت اس رات کو لمبا فرما دے گا یہاں تک کہ میری اہلِ بیت میں سے ایک شخص بادشاہ بنے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔ وہ زمین کو انصاف اور عدل سے لبریز کر دیں گے۔ جس طرح وہ ظلم و زیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ مال کو برابر تقسیم کریں گے اور اللہ رب العزت اس اُمت کے دلوں میں غنا رکھ (پیدا فرما) دے گا۔ وہ سات یا نو سال (تشریف فرما) رہیں گے۔ پھر (امام) مہدی کے (زمانے کے) بعد زندگی میں کوئی خیر (بھلائی) باقی نہیں رہے گی۔‘‘

## (۴) تمام اولیاء و ابدال امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کریں گے

۱۔ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: يبايع رجل من أمّتي بين الركن والمقام كعدة أهل بدر فيأتيه عصب العراق وأبدال الشام.[1]

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے ایک شخص (مہدی) سے رکنِ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اہلِ بدر کی تعداد کے مثل (یعنی ۳۱۳) افراد بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں اس امام کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال (بیعت کے لیے) آئیں گے۔‘‘

...... ۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۳۵، ۱۰۲۴

۴۔ دانی، السنن الوارده فی الفتن، ۵: ۱۰۵۵، رقم: ۵۷۲

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۴۷۸، رقم: ۸۳۲۸

۲۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۶۰، رقم: ۳۷۲۲۳

۳۔ مناوی، فیض القدیر، ۶: ۲۷۷

٢ـ عن أم سلمة رضی الله عنها زوج النبيّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم قال: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من أهل المدينة هاربا إلى مكة فيأتيه ناس من أهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث إليه بعث من الشام فيخسف بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فإذا رأى النّاس ذالک أتاه أبدال الشام وعصائب أهل العراق فيبايعونه ثم ينشؤ رجل من قريش أخواله كلب فيبعث إليهم بعثا فيظهرون عليهم وذالک كلب والخيبة لمن لم يشهد غنيمة كلب فيقسم المال ويعمل في النّاس بسنة نبيه صلی الله علیہ وآلہ وسلم ويلقى الإسلام بجرأنه إلى الأرض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى ويصلي عليه المسلمون. قال أبو داود وقال بعضهم عن هشام: تسع سنين وقال بعضهم: سبع سنين.(١)

’’حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں)

(١) ١ـ أبو داود، السنن، كتاب المهدي، ٤: ١٠٧، رقم: ٤٢٨٦
٢ـ أحمد بن حنبل، المسند، ٦: ٣١٦، رقم: ٢٦٧٣١
٣ـ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ٤: ٤٧٨، رقم: ٨٣٢٨
٤ـ ابن أبي شبيه، المصنف، ٧: ٤٦٠، رقم: ٣٧٢٢٣
٥ـ أبو يعلى، المسند، ١٢: ٣٦٩، رقم: ٦٩٤٠
٦ـ طبرانى، المعجم الكبير، ٢٣: ٢٩٥، رقم: ٦٥٦
٧ـ طبرانى، المعجم الكبير، ٢٣: ٣٨٩، رقم: ٩٣٠
٨ـ طبرانى، المعجم الكبير، ٢٣: ٣٩٠، رقم: ٩٣١
٩ـ اسحاق بن راهويه، المسند، ١: ١٧٠، رقم: ١٤١
١٠ـ أبوعمرو الداني، السنن الوارده فى الفتن، ٥: ١٠٨٤، رقم: ٥٩٥

اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے نہ خلیفہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔ مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی پہچان لیں گے) ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملکِ شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے گا (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ سے بیعتِ خلافت کریں گے۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں سے ہوگی خلیفۂ مہدی اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے۔ اور خسارہ ہے اس شخص کے لیے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی خوب مال تقسیم کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالتِ خلافت، (امام) مہدی دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر وفات پا جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔‘‘

۳۔ عن أم سلمة رضی الله عنها قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج رجل من بني هاشم فيأتي مكة فيستخرجه النّاس من بيته وهو كاره فيبايعوه بين الركن والمقام فيتجهز إليه جيش من الشّام حتّى إذا كانوا بالبيداء خسف بهم

**فيأتيه عصائب العراق وأبدال الشام وينشؤ رجل بالشام وأخواله من كلب فيجهز إليه جيش فيهزمهم الله فتكون الدائرة عليهم فذالک يوم كلب، الخائب من خاب من غنيمة كلب فيفتح الكنوز ويقسم الأموال ويلقى الإسلام بجرانه إلى الأرض فيعيشون بذالک سبع سنين أو قال تسع.**(۱)

’’اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر یہ صورتِ حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ ان پر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ انہیں پہچان کر کہ یہی مہدی ہیں) انہیں گھر سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجرِ اسود و مقام ابراہیم کے درمیان زبردستی ان کے ہاتھ پر بیعتِ خلافت کر لیں گے (اُن کی بیعتِ خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اُن کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ و مدینہ کے درمیان میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس کے بعد اُن کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں ہوگی اور وہ اپنا لشکر خلیفۂ مہدی کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست سے دوچار فرما دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔ پس وہ شخص

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۳۵، رقم: ۱۱۵۳
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۹: ۱۷۶، رقم: ۹۴۵۹
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۱۵۹، رقم: ۶۷۵۷
۴۔ معمر بن راشد الازدی، الجامع، ۱۱: ۳۷۱

خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفہ مہدی خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب اموال تقسیم کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہو جائے گا۔ لوگ اسی (عیش و راحت کے ساتھ) سات یا نو سال رہیں گے، (یعنی جب تک خلیفۂ مہدی حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین وسکون رہے گا۔)‘‘

۴۔ **عن علي رضی اللہ عنہ عن النّبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي منّا أهل البيت يصلحه الله تعالٰی في ليلة.** (۱)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (امام) مہدی میرے اہلِ بیت سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق و ہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کے لیے مطلوب ہوگا۔‘‘

## (۵) امام مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ علی الاطلاق ہوں گے

۱۔ **عن ثوبان رضی اللہ عنہ يقتتل عند كنزكم ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير إلی واحد منهم ثم تطلع الرايات السّود من قبل المشرق فيقاتلونكم قتالا لم يقاتله قوم ثم ذكر شيأ فقال: إذا رأيتموه**

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۵
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۱: ۸۴، رقم: ۶۴۵
۳۔ أبو يعلی، المسند، ۱: ۳۵۹، رقم: ۴۶۵
۴۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷۶۴۴
۵۔ بزار، المسند، ۲: ۲۴۳، رقم: ۶۴۴
۶۔ ديلمی، الفردوس، ۴: ۲۲۲، رقم: ۶۶۶۹

**فبايعوه ولو حبّوا على الثلج فإنّه خليفة الله المهدي.** (۱)

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے خزانے کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی کا ظہور ہوگا۔ پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلا شبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے۔''

## ضروری وضاحت

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری شرح صحیح البخاری (۱۳: ۸۱)، پر اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اس حدیث مذکور میں خزانہ سے مراد اگر وہ خزانہ ہے جس

(۱) ۱۔ ابن ماجه، السنن، كتاب الفتن، باب خروج المهدي، ۲: ۱۳۶۷، رقم: ۴۰۸۴
۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۵: ۲۷۷، رقم: ۲۲۴۴۱
۳۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۱۰، رقم: ۸۴۳۲
۴۔ حاكم، المستدرك على الصحيحين، ۴: ۵۴۷، رقم: ۸۵۳۱
۵۔ ديلمی، الفردوس، ۲: ۳۲۳، رقم: ۳۴۷۰
۶۔ رویانی، المسند، ۱: ۴۱۷، رقم: ۶۳۷
۷۔ نعيم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۱۱، رقم: ۸۹۶

کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ان الفاظ کے ساتھ کیا گیا ہے۔ ''یوشک الفرات أن يحسر عن كنز من ذهب''[(۱)] (قریب ہے کہ دریائے فرات (خشک ہو کر) سونے کا خزانہ ظاہر کر دے گا)۔ تو یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ واقعات ظہورِ مہدی کے وقت رُونما ہوں گے۔

۲۔ عن حذيفة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: المهدي رجل من ولدي، لونه لون عربي، وجسمه جسم إسرائيلي، على خده الأيمن خال كأنّه كوكب دري، يملأ الأرض عدلا كما ملئت جوراً، يرضى في خلافته أهل الأرض وأهل السماء والطير في الجو.[(۲)]

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہدی میری اولاد میں سے ہوں گے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہوگی۔ ان کے دائیں رخسار پر تل ہوگا گویا وہ نور افشاں ستارہ ہوں گے۔ وہ (مہدی) زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی ان کی خلافت پر اہلِ زمین اور اہلِ آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔''

۳۔ عن أبي سعيد رضی اللہ عنہ عن النبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: يخرج في آخر الزّمان خليفة يعطى الحق بغير عدد.[(۳)]

---

(۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ٦: ۲٦۰۵، رقم: ٦۷۰۲
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۲۲۱۹، رقم: ۲۸۹۴
۳۔ ترمذی، السنن، ۴: ٦۹۸، رقم: ۲۵٦۹
۴۔ ابو داود، السنن، ۴: ۱۱۵، رقم: ۴۳۱۳

(۲) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۲۲۱، رقم: ٦٦٦۷
۲۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ٦٦

(۳) ۱۔ ابن أبي شيبة، المصنف، ۷: ۵۱۳، رقم: ۳۷٦۴۰

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں ایک خلیفہ (مہدی) تشریف لائیں گے جو بغیر حساب کے (لوگوں کو اُن کا) حق عطا فرمائیں گے۔''

## (۶) امام مہدی علیہ السلام کے ذریعے دین کا غلبہ و استحکام

**۱۔ عن أبي الطفيل عن محمد بن الحنفية قال: كنا عند علي رضی اللہ عنہ فسأله رجل عن المهدي فقال علي رضی اللہ عنہ هيهات ثم عقد بيده سبعا فقال: ذاك يخرج في آخر الزمان إذا قال الرجل: الله الله قتل فيجمع الله تعالیٰ له قوما قزع كقزع السحاب يؤلف الله قلوبهم لا يستوحشون إلى أحد ولا يفرحون بأحد يدخل فيهم على عدة أصحاب بدر لم يسبقهم الأوّلون ولا يدركهم الآخرون وعلى عدد أصحاب طالوت الّذين جاوزوا معه النهر قال ابن الحنفية: أتريده قلت: نعم قال: إنّه يخرج من بين هذين الخشبتين قلت: لا جرم والله لا أديمهما حتّى أموت فمات بها يعني بمكة حرسها الله تعالیٰ.** (۱)

''حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے (امام) مہدی کے بارے میں پوچھا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بر بنائے لطف) فرمایا۔ دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مہدی کا

www.MinhajBooks.com

...... ۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۵۰۱، رقم: ۸۹۱۸

۳۔ نعیم بن حماد، الفتن، ۱: ۳۵۷، رقم: ۱۰۳۲

۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۴

(۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۵۹۶، رقم: ۸۶۵۹

ظہور آخر زمان میں ہوگا (اور بے دینی کا اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کے نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور اُن میں یگانگت و اُلفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں گے اور نہ کسی کے انعام کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحابِ بدر (غزوۂ بدر میں شریک ہونے والے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) کی تعداد کے مطابق (یعنی ۳۱۳) ہوگی۔ اس جماعت کو ایک ایسی (خاص) فضیلت حاصل ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی ہے نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی۔ نیز اس جماعت کی تعداد اصحابِ طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی۔ جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر (اردن) کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابو الطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے مجمع سے پوچھا کیا تم اس جماعت میں شریک ہونے کا ارادہ اور خواہش رکھتے ہو، میں نے کہا ہاں تو انہوں نے (کعبہ شریف کے) دوستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا۔ اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا بخدا میں ان سے تا حیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ حضرت ابوالطفیل کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔‘‘

۲۔ عن علي الهلالي رضي الله عنه أنّ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لفاطمة: يا فاطمة والّذي بعثني بالحق إن منهما. يعنى من الحسن والحسين. مهدي هذه الأمّة، إذا صارت الدّنيا هرجا و مرجا وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض فلا كبير يرحم صغيراً ولا صغير يوقر كبيراً بعث الله عند ذلک منهما من يفتح حصون

**الضلالة وقلوبا غلفا، يقوم بالدّين في آخر الزّمان كما قمت فى أوّل الزّمان، ويملأ الأرض عدلا كما ملئت جورا.**(۱)

’’حضرت علی الھلالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا ’’اے فاطمہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بے شک ان دونوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما (کی اولاد) میں سے اس امت کے مہدی پیدا ہوں گے۔ جب دنیا فتنہ و فساد کا شکار ہو جائے گی اور فتنوں کا ظہور ہوگا، اور راستے کٹ جائیں گے اور لوگ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے۔ کوئی بڑا چھوٹے پر رحم نہیں کرے گا اور کوئی چھوٹا بڑے کی عزت نہیں کرے گا تو اللہ رب العزت اس وقت ان دونوں (حسن و حسین کی اولاد) میں سے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو گمراہی کے قلعوں کو فتح کریں گے اور بند دلوں کو کھولیں گے اس امت کے آخری زمانے میں دین کو قائم کریں گے جس طرح میں نے (اس اُمت کے) ابتدائی زمانے میں قائم فرمایا ہے اور وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم سے بھری ہوگی۔‘‘

۳۔ **عن أبي سعيد الخدري رضی اللہ عنہ سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: يخرج رجل من أهل بيتي يقول بسنتي، ينزل الله له القطر من السماء، و تخرج له الأرض من بركتها، تملأ الأرض منه قسطا وعدلا كما ملئت جوراً وظلماً، يعمل على هذه الأمة سبع سنين، وينزل**

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۵۷، رقم: ۲۶۷۵
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۳۲۸، رقم: ۶۵۴۰
۳۔ هیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۶۵
۴۔ سیوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۶، ۶۷

بيت المقدس. (۱)

''سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اہلِ بیت میں سے ایک شخص ظاہر ہوں گے جو میری سنت کی بات کریں گے، اللہ رب العزت اُن کے لیے آسمان سے بارش برسائے گا اور زمین ان کے لیے اپنی برکات نکال دے گی (یعنی اپنے خزانے اُگل دے گی)۔ زمین اُن کے ذریعے عدل و انصاف سے بھر جائیگی جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی۔ وہ اس اُمت پر سات سال تک حکومت کریں گے اور بیت المقدس میں نزول فرمائیں گے۔''

۴۔ عن أبي هريرة رضی اللہ عنہ قال: حدّثني خليلى أبو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: لا يقوم السّاعة حتّى يخرج عليهم رجل من أهل بيتى، فيضربهم حتّى يرجعوا إلى الحق، قلت: وكم يملك؟ قال: خمساً واثنين. (۲)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: مجھے میرے خلیل ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری اہلِ بیت سے ایک شخص ظاہر نہ ہو جو لوگوں کا مقابلہ کرے گا حتی کہ وہ حق کی طرف رجوع کرلیں گے میں نے عرض کیا: وہ کتنا عرصہ بادشاہ رہیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ اور دو (یعنی سات سال)۔''

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۱۵، رقم: ۱۰۷۵
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۷
۳۔ سيوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۶۲

(۲) ۱۔ أبو يعلى، المسند، ۱۲: ۱۹، رقم: ۳۳۳۵
۲۔ هيثمي، مجمع الزوائد، ۷: ۳۱۵
۳۔ سيوطی، الحاوی للفتاویٰ، ۲: ۲